مفتی صاحب! عیسائی کے ساتھ کھانا یا اسی پلیٹ گلاس کو دھو کر کھا پی لینا کیسا ہے۔ ہم فیکٹری میں کام کرتے ہیں وہاں عیسائی بھی ہوتے ہیں، جس گلاس میں وہ پانی پیتے ہیں ہم بھی گلاس دھو کر اسی میں پیتے ہیں، اور اسی پلیٹ میں کھاتے ہیں، جو فیکٹری کے میس میں ملتا ہے، اس پر مستند جواب دیں تاکہ خود عمل کرنے کے ساتھ دوسروں کو بھی باحوالہ احادیث جواب دے سکوں؟

الجواب حامدا ومصلیا

کسی بھی غیر مسلم کے استعمال شدہ برتن دھلنے کے بعد مسلمان کے لیے قابلِ استعمال ہوتے ہیں۔ غیر مسلم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا، غیر مسلم کے ہاتھ سے منگوایا ہوا اور پکوایا ہوا کھانا بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ کھانا شرعاً حلال ہو۔ البتہ ان کے ساتھ دلی دوستی اور محبت نہ رکھے، اور کوشش کی جائے کہ روزانہ ان کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہو۔

ھندیہ میں ہے | قال محمد رحمہ اللہ تعالیٰ: ویکرہ الأکل والشرب فی أوانی المشرکین قبل الغسل ومع ھذا لو أکل أو شرب فیما قبل الغسل جاز ولا یکون أکلا ولا شاربا حراما وھذا إذا لم یعلم بنجاسۃ الاوانی فأما إذا علم فإنہ لا یجوز أن یشرب ویأکل منہا قبل الغسل ولو شرب أو أکل کان شاربا وأکلا حراما...

(الفتاوی الھندیۃ: ج ۵، ص ۳۴۷، ط بیروت)

وایضا

ولم یذکر محمد رحمۃ اللہ علیہ الأکل مع المجوسی ومع غیرہ من أھل الشرک أنہ ھل یحل أم لا وحکی عن الحاکم الإمام عبدالرحمن الکاتب أنہ إن ابتلی بہ المسلم مرۃ أو مرتین،

فلا بأس به وأما الدوام عليه فيكره كذا في المحيط.

(الفتاوى الهندية: ج ۵، ص: 347، ط: دار الفكر)

بذل المجہود میں ہے۔

قال الخطابي الرخص الغسل، هذا إذا كان معلوما وأمل من حال المشركين أنهم يطبخون في قدورهم الخنزير، ويشربون في آنيتهم الخمر فإنه لا يجوز استعمالها، إلا بعد الغسل والتنظيف.

(بذل المجهود، ج ۱۱، ص ۳۶۵)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہ عدیل ربانی

متخصص عالمی مجلس مفتیان کرام

۳ جمادی الاولی ۱۴۴۳ھ

۸ دسمبر ۲۰۲۱ء